

میلاد ابن کثیر (مولد رسول اللہ ﷺ)

تألیف

حافظ محمد والدین اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی
متوفی ۷۷۴ھ/۱۳۷۳ء

ترجمہ و تخریج حضرت

ڈاکٹر سید علیم اشرف جاسی

محیط اشاعت اسلام پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-2439799

Website : www.ishaateahlesunnat.net
www.ishaateislam.net

اس قول کے موافق جس سال اللہ تعالیٰ نے طبریا نکل سے اصحاب انبیل کو ہلاک کیا اسی سال بارہویں رقیع الاول کو خاندان نبوی ہاشم کے گھر اس نور کا نکل انصہور نے طلوع فرمایا اس رات کے مقام واقعات جنگے مشاہدہ میں کسی کا فکری شک نہیں ہو سکتا ہے شمار ہیں جن میں ایک دریا سے سارو کا شنگ ہوتا اور دریا سے سارو (شام) کارواں ہوتا اور کسریٰ شیردان کے گل سے پکا ایک چودہ کنگرے کرچہ ۱۱۰۰ ہزار برس سے برابر چلنے والی آگ کا عطر ہوتا شامل ہیں۔ علاوہ ان میں آپ ﷺ کی والدہ فرماتی ہیں قریب ولادت کا ایک مقام گھر آفتاب سے زیادہ روشن ہو گیا مجھے خوف ہوا تو ایک مرغ سفید ظاہر ہوا اور اس کے پردوں سے میرا خوف واکل ہو گیا اسی طرح آج میں ہے کہ آنحضرت ﷺ جب محل میں آئے تو شرق و غرب کے دعویٰ نے ہاشم بشارت دی حتیٰ کہ قریش کے نہوات یہ خوشخبری بولنے لگے کہ سرانِ منیر کی ولادت کا وقت قریب ہے۔ دو دنے زمین کے شاہان کے تخت گرے اور ان کی زبانیں بند ہو گئیں۔ جبریل علیہ السلام نے خاندانِ کعبہ پر علم بزرگام کیا اور ملائکہ نے بشارت دی۔ یہ سب باتیں میں نے تفسیر مواہب الرحمن جلد دوم صفحہ ۱۰۳۰ تفسیر سورہ عالم شرح کے تحت لیں ہیں جس کا موافق سید امیر علی بیگ آبادی متوفی ۱۹۱۹ء بمطابق ۱۳۳۷ھ ہے مذکورہ تفسیر تفسیر ابن کثیر کا باب لہاب ہے۔ اور لکھنے والا انبی کوگوں میں شمار ہوتا ہے جو کہ میلاد منانے پر شرک و بدعت کے نواسے لگتے ہیں۔ اسی طرح ابن کثیر کا میلاد کا تذکرہ لکھنا (حالا کہ یہ ابن کثیر کا شکار ہے) بدعتیں میلاد کے منہ پر طمانچہ ہے زیر نظر کتاب کا ترجمہ حضرت قلید مولانا سید سلیم اشرف چاکسی مدظلہ العالی نے کیا اور مقدمہ میں بدعت کے متنی بڑی خوبی سے عوام کے ذہن نشین کروائے ہیں

یہ جمیت اشاعت اہلسنت کی ۱۵۶ ویں اشاعت ہے۔

اسی طاقت بزرگ و نہایت طاقتور خدا نے مجھ کو اس قول اللہ کے عزیز شرف

شرف دار تیری چمک چمک پر ہزاروں عیدیں رقیع الاول

سوائے انھیں کے جہاں میں کبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

گداے اشرف

محمد رفیع راشدی

جمیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد کاغذی بازار کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ مترجم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریمہ

میلاد شریف کی قدیم و جدید کتابوں کے ترجمے اور ان کے اشاعت کے سلسلے کی یہ دوسری کوشش ہے۔ اس سے قبل شیخ عبد اللہ ہریری جمعی حفظہ اللہ کی کتاب ”الروایح الزکیۃ فی مولد خیر البریۃ“ کے ترجمے اور اس کی اشاعت کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔ اس موضوع پر امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب ”حسن المقصد فی عمل المولد“ اور سید عمر طلوی مالکی کی مدخلہ کی تالیف ”حول الاختلاف بالمولد النبوی الشریف“ کا ترجمہ طویل تعلیقات اور مفصل تجزیہات کے ساتھ زیر طباعت ہے۔

ان کتابوں کی اشاعت کا مقصد برکت و سعادت کا حصول بھی ہے، اور اس غلط فہمی کے ازالے کی ایک کوشش بھی کہ میلاد شریف ایک معجزی بدعت ہے، جو ماضی قریب میں شروع ہوئی ہے۔

میلاد شریف کی کتابیں لکھنے والے حافظان حدیث اور ائمہ کرام میں حافظ ابن کثیر، اور حافظ جلال الدین سیوطی کے علاوہ حافظ ابن ناصر الدین دمشقی (۷۷۷ھ-۸۴۲ھ)، حافظ عبد الرحیم عراقی (متوفی: ۷۲۵ھ)، حافظ عمر بن عبد الرحمان سیوطی (۸۳۱ھ-۹۰۲ھ) صاحب النوہ و ملائح، ملا علی قاری ہردی (متوفی: ۱۰۱۳ھ)، حافظ ابن دبیح شیبانی یمنی (۸۶۶ھ-۹۳۳ھ)، حافظ ابن حجر عسقلانی، حافظ ابن حجر عسقلانی، ابن جوزی، ابن عابدین شامی، محمد الدین فیروز آبادی صاحب القاموس وغیرہ شامل ہیں۔

جاسکتی ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منہ فهو رد“ یعنی جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔ یعنی وہ ایجاد جو دین کی روح و مقصدیت سے ہم آہنگ نہیں ہے وہ قابل ترک و طاعت ہے۔

بدعت کی صحیح تعریف حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اس حدیث سے بھی مفہوم واضح ہے جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ حضرت جریر فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”من سن فی الإسلام سنة حسنة فله اجرها و آخر من عمل بها بعده من غیر أن ینقص من أجرهم شیء“ و من سن فی الإسلام سنة مبینة کان علیہ وزرہا و وزر من عمل بها من بعده من غیر أن ینقص من أوزارهم شیء“ (۲) یعنی جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالا تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد اس پر چلنے والے تمام لوگوں کا ثواب ملے گا، لیکن ان لوگوں کے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی، اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا تو اسے اس کا گناہ ملے گا اور اس کے بعد اس پر چلنے والے تمام لوگوں کا گناہ بھی ملے گا، لیکن ان لوگوں کے اپنے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

بدعت مذمومہ کی وضاحت ترمذی شریف کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”من ابتدع بدعة ضلالة لا ترضی اللہ و رسولہ کان علیہ مثل انشام من عمل بها، لا ینقص ذلک من أوزار الناس شیئا“ (جس شخص نے ایسی گمراہی والی بدعت شروع جو اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے خلاف ہو تو اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا گناہ اس پر پڑے گا، لیکن اس سے ان عمل کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہ

بدعت اور اس کا مفہوم و معنی

بدعت: یہ ایک ایسا لفظ ہے کہ عام و خاص سبھی کے زبان زد ہے، اور بڑی کثرت سے استعمال ہوتا ہے بالخصوص میلاد شریف کے حوالے سے یہ لفظ برا بر سننے کو ملتا ہے۔ لہذا مناسب ہوگا کہ اصل کتاب کے آغاز سے پہلے اس کا مفہوم متعین ہو جائے۔ یہ صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کو منانا لغوی معنی میں ایک بدعت ہے۔ اس لئے کہ یہ عمل نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور نہ اس سے متصل زمانے میں۔ یہ تو ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں شروع ہوا ہے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے کہ ہر بدعت مذموم اور قابل تکبر ہے۔ لغت میں بدعت اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کی اس سے پہلے کوئی مثال نہ ہو اور شریعت کے اعتبار سے بدعت وہ نیا کام ہے جس کے لئے کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہ ہو۔ اور اس طرح میلاد منانے کا عمل لغت کے اعتبار سے تو ایک بدعت ہے، لیکن شریعت کے اعتبار سے نہیں کیونکہ کتاب و سنت سے اس کے جواز بلکہ استحباب پر بے شمار دلائل موجود ہیں۔

ابن العربی فرماتے ہیں کہ: ”بدعت اور محدث فی حد ذاتہ مذموم نہیں ہے، بلکہ وہ بدعت مذموم ہے جو سنت کے مخالف ہے اور نئے کاموں میں سے صرف وہی قابل مذمت ہے جو گمراہی کی طرف لے جائے۔“

لہذا اگر بھی نیا کام کتاب و سنت کے مخالف نہیں یا مقاصد شریعت سے ہم آہنگ ہو وہ حقیقت میں بدعت ہے ہی نہیں، یہ بات امام بخاری اور امام مسلم (۱) کی اس حدیث سے بھی

ہوگی۔) اسی کے مثل معمولی لفظی اختلاف کے ساتھ ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے۔ (۳)

بخاری شریف میں باجماعت نماز تراویح کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول "نعم البدعة هذه" (۴) کی شرح کرتے ہوئے امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: "راوی کا قول کہ حضرت عمر نے فرمایا: "نعم البدعة" اور بعض روایت میں تاہ کی زیادتی کے ساتھ "نعمت البدعة" (۵) وارد ہے۔ اور بدعت اصل میں وہ نواہد یا دوسرے جس کی سابق میں مثال نہ ہو اور شریعت میں اس کا اطلاق اس نواہد پر ہوتا ہے جو سنت کے مقابل ہو اور اس حال میں بدعت مذموم ہوتی ہے۔ اور اس کی تحقیق یہ ہے کہ اگر بدعت شریعت میں مستحسن کے ضمن میں شامل ہو تو مستحسن ہے اور اگر قبیح کے تحت آئے تو قبیح ہے ورنہ پھر یہ مباح ہوگی (یعنی اس کا کرنا نہ کرنا دونوں جائز ہوگا) اور کبھی احکام کی پانچ قسم کی طرح بدعت کی بھی تقسیم ہوتی ہے" (۶) واضح رہے کہ احکام کی پانچ قسم سے ان کی مراد: مندوب، مباح، مکروہ اور حرام ہے۔

امام نووی اپنی کتاب تہذیب الاسماء واللفاظ میں لکھتے ہیں کہ: بدعت باء کے زیر کے ساتھ شریعت میں اس نواہد کا نام کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ رہا ہو یہ ابھی اور بری دونوں ہوتی ہے۔ امام ابو محمد عبد العزیز ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ عنہ جن کی امامت و جلالت علمی اور مختلف علوم و فنون پر قدرت و مہارت پر اجماع ہے۔ وہ کتاب القواعد کے آخر میں فرماتے ہیں کہ: بدعت واجب، حرام، مندوب، مکروہ اور مباح ہوتی ہے اور اسے جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے شریعت کے اصول و قواعد پر پیش کیا جائے اب اگر وہ ایجاب کے قواعد میں داخل ہو تو واجب، تحریم کے قواعد میں داخل ہو تو حرام اور اسی طرح مندوب، مکروہ اور مباح ہوگی۔" (۷)

چند مستحب "بدعتیں"

کتاب سنت اور سلف صالحین کے عمل میں بہت سے ایسے نواہد یا کاموں کا ذکر کرتا ہے، جو لغوی اعتبار سے تو بدعت ہیں، لیکن اسلام کی چودہ سو برس کی تاریخ میں کسی نے انہیں شرعی نقطہ نظر سے بدعت نہیں کہا ہے، بلکہ شاید کوئی اس کی جرأت بھی نہیں کر سکتا ہے۔ ایسا بھی نہیں کہ ان نواہد یا کاموں کا مقصد دنیوی رہا ہو، بلکہ یہ خالص اخروی مقصد اور تقرب الی اللہ کے حصول کے لئے کئے گئے تھے۔ ان میں سے بعض نواہد یا کام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین کی رہبانیت:

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب عزیز میں فرماتا ہے: "و جعلنا فی قلوب الذین اتبعوه رافعو راحة و رهاییة یشعروھا ما کتبناھا علیہم الا یشعروھا و رضوان اللہ" (الحدید: ۲۷) یعنی اور ہم ان کے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے) پیروں کے دل میں نرمی و رحمت ڈال دی اور رہبانیت تو یہ انھوں نے ایجاد کیا تھا، اسے ہم نے ان کے لئے مقرر نہیں کیا تھا، انھوں نے ایسا اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا تھا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ نے حضرت عیسیٰ کے ان امتیاز کی تعریف کی ہے جو رافت و رحمت والے اور رہبانیت کی ایجاد کرنے والے تھے۔ اور یہ رہبانیت انھوں نے اخذ و ایجاد کی تھی نہ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کا حکم دیا تھا اور نہ حضرت عیسیٰ نے انہیں اس کی تعلیم دی تھی۔ یہ رہبانیت ان کی بدعت تھی بلکہ قرآن خود اسے بدعت کہہ رہا ہے (ابن ماجہ) لیکن ہاں یہ بدعت بدیع السموات والارض جل مجدہ اسے مقام مدح میں بیان فرما رہا ہے۔

۲۔ صحابی کا نماز میں نئی بات ایجاد کرنا:

امام بخاری نے اپنی صحیح میں رقمۃ بن رافع زرقی سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ایک دن ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھا کر "سمع اللہ لمن حمدہ" فرمایا تو جماعت میں سے ایک شخص نے "ربنا ولك الحمد حمدا کثیرا طیباً مبارکاً" کہا، نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من الحسن کلم" یعنی بولنے والا کون ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: میں، تو آپ نے فرمایا: "وایب بضعۃ و ثلاثین ملکاً یشہرو نھا اہم یکتبھا اول" (۸) میں نے تمہیں سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس قول کو پہلے لکھنے کے لئے آپس میں مسرت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۳۔ حضرت خضیب کا قتل کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا:

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی طویل حدیث میں اس واقعے کا ذکر کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت خضیب رضی اللہ عنہ کا یہ عمل خالص اخروی مقصد کے لئے تھا لیکن کیا ان کے پاس اس کے لئے کتاب و سنت سے کوئی دلیل تھی؟ یقیناً نہیں تھی۔ لیکن ان کے نزدیک یہ عمل بدعت تھا ہی نہیں کیونکہ شریعت کے مخالف نہیں تھا۔ اور ان کے اسی نواہد یا کام یا "بدعت" نے انہیں ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔ (۹)

۴۔ یحییٰ بن عمر کا مصحف شریف پر نقشہ لگانا:

سلف صالحین کے قابل تعریف نواہد یا کاموں میں سے قرآن کریم پر نقشوں کا لگانا بھی ہے۔ صحابہ کرام جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے املا کرانے پر وحی الہی کی کتابت کی تھی انھوں نے باء اور تاہ اور ان جیسے دوسرے حروف کو بغیر نقشوں کے لکھا تھا، یوں ہی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف (قرآن کریم) کے چھ نسخے تیار کروائے تھے، جن میں سے ایک نسخہ

اپنے پاس رکھا تھا اور باقی کو کئہ کمرہ اور مصرہ وغیرہ مختلف علاقوں میں بھجوا یا تھا تو یہ مصاحف بھی بغیر نقشوں کے تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے مصحف پر نقشہ لگائے وہ ایک صاحب علم و فضل اور تقویٰ والے تابعی تھے جن کا نام یحییٰ بن عمر تھا۔ ابوداؤد محسبانی اپنی کتاب "کتاب المسانف" میں لکھتے ہیں کہ: "مجھ سے عبد اللہ نے ان سے محمد بن عبد اللہ بخزومی نے، ان سے احمد بن نصر بن مالک نے، ان سے حسین بن ولید نے، ان سے ہارون بن موسیٰ نے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ: جس نے سب سے پہلے مصحف میں نقشہ لگائے وہ یحییٰ بن عمر تھے۔" (۱۰)

۵۔ حضرت عثمان کا جمعہ میں ایک اذان کا اضافہ:

یہ وہ نیا کام ہے جسے علیہ السلام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایجاد کیا ہے، چنانچہ صحیح بخاری شریف کی عبارت کا ترجمہ ہے کہ: "مجھ سے آدم نے حدیث بیان کی ہے انھوں نے ابن ابی ذئب سے، انھوں نے زہری سے انھوں نے صاحب بن یزید سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ کے دن اذان اس وقت شروع ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا یہ حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت میں رہا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد آیا اور لوگ بہت ہو گئے تو انھوں نے زوراء (۱۱) کے مقام پر ایک تیسری اذان کا اضافہ کیا۔" (۱۲)

حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ: "بخاری ہی میں وکیع بن ابن ابی ذئب کی روایت میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کے عہد میں جمعہ کے دن دو اذانیں تھیں، ابن خزیرہ فرماتے ہیں کہ "اذانیں" یعنی دو اذان کہنے سے ان کی مراد اذان اور اقامت ہے، تغلیب کے طور پر "اذانیں" کہہ دیا، یا اس لئے کہ دونوں اعلان میں مشترک ہیں جیسا کہ اذان کے ابواب میں گزر چکا ہے۔" (۱۳)

۶۔ حضور کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا:

بدعت حسنی میں سے حضور کے نام مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا بھی ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں اور امراء کے نام جو خط لکھے ہیں ان میں یہ نہیں لکھا ہے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف یہ لکھا کرتے تھے: "من محمد رسول اللہ الی فلان" محمد رسول اللہ کی جانب سے فلاں کی طرف۔

یہ ہیں چند نو ایجاد کام جو شرعی نقطہ نظر سے مردود اور قابل مذمت نہیں بلکہ باعث اجر و ثواب ہیں۔ ان مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ ہر نیا کام بدعت نہیں ہے بلکہ اگر کوئی نیا کام مقاصد شریعت اور کتاب و سنت کے کسی طرح مخالف نہیں ہے تو وہ بدعت ہے نہ مردود و مذموم۔ اور اگر وہ کسی وحی مصلحت پر مبنی ہے، یا اس سے کسی شرعی ضرورت یا حاجت کی تکمیل ہوتی ہے، تو وہ نو ایجاد کام باعث ثواب بلکہ سنت کے عدم میں داخل ہوگا۔ اسے بدعت نہیں قرار دیا جاسکتا۔ شارح طبع الاسلام نے تو اسے سنت حسنا کا نام دیا ہے "من سن فی الاسلام سنة حسنة" لہذا اسے بدعت کہنا خود ہی ایک بدعت ہے۔ علاوہ ازیں حدیث اور سیر میں بدعت کی تقسیم کی بھی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ البتہ بہت سے علمائے اعلام اور ائمہ کرام نے اس تقسیم کو اختیار کیا ہے اور پسند فرمایا ہے۔ جن میں سے کئی ایک کے نام گزشتہ صفحات میں بھی گزرے ہیں۔

اور وہی حدیث شریف "کمل بدعة ضلالة" یعنی ہر بدعت گمراہی ہے۔ تو حضرت عریض بن ساریہ سے مروی امام ابو داؤد کی یہ حدیث "عام مخصوص" ہے یعنی اس کے الفاظ عام ہیں لیکن معنی خاص ہے اور اس کا مطلب ہے ہر وہ نو ایجاد کام جو کتاب و سنت کے مخالف ہے وہ ضلالت و گمراہی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم شریف میں ایک دوسری توجیہ کرتے ہوئے

فرماتے ہیں کہ: "اس سے مراد اکثر بدعتیں ہیں۔"

اور لفظ "کمل" کے ساتھ تاکید کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ یہ حدیث عام مخصوص نہیں ہو سکتی ہے، اس لئے کہ لفظ "کمل" کے ساتھ بھی معنی کی تخصیص ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "و ندعمر کمل شیئ" (احقاف: ۲۵) یعنی (وہ ہوا) ہر چیز کو ہلاک و برباد کرتی تھی۔ اس کے عموم میں کائنات کے تمام مظاہر شامل ہیں۔ لیکن سب کی ہلاکت و بربادی نہ کتاب اللہ کی مراد ہے اور نہ واقع کے مطابق ہے۔ چنانچہ مفسرین نے اسے عام مخصوص مان کر اس آیت کی تفسیر بیان کی ہے۔ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے "سیرت علیہ" کی قید سے اس کے معنی کی تخصیص کی ہے۔ یعنی وہ وہاں چیزوں کو برباد کرتی تھی جن پر سے یہ گزری۔ علامہ ابن کثیر اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "من بدلاہم ممسا من شأنہ العرب" یعنی اس ہوا کی ہلاکت خیزی صرف قوم عاد کے علاقوں میں تھی، اور انھیں چیزوں تک محدود تھی جو ہلاک و برباد ہونے کے قابل تھیں۔ (۱۳) یوں ہی حدیث شریف "کمل بدعة ضلالة" (ہر بدعت گمراہی ہے) کے بارے میں بھی علماء نے فرمایا ہے کہ یہ عام مخصوص ہے، اور اس کا معنی ہے کہ ہر وہ بدعت گمراہی ہے جو کتاب و سنت اور آثار صحابہ کے مخالف ہے، اور صرف اسی تخصیص کے ذریعے حضرت جریر سے مروی مسلم شریف کی حدیث (من سن فی الاسلام...) اور دوسری بہت سی احادیث شریفہ سے اس حدیث کے قرائن کو دور کیا جاسکتا ہے۔ اور صحابہ کرام و تابعین عظام کے بہت سے نو ایجاد کاموں اور ان کی اولیات کی تاویل کی جاسکتی ہے۔

میلاد شریف بھی ایک ایسا ہی نو ایجاد عمل ہے جو بے شمار وحی مصلحتوں اور قائدوں پر مبنی ہے اسی لئے علماء نے اسے مستحب قرار دیا ہے..... میلاد شریف کی مختصیص:

☆ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کا مظہر ہیں

☆ سنت و سیرت کی معرفت کا ذریعہ ہیں

☆ محبت رسول ﷺ میں گرمی و حرارت پیدا کرنے کا باعث ہیں

☆ اس نعمت کبریٰ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا وسیلہ ہیں

☆ تبلیغ و دعوت اور سماجی اصلاح کا پلیٹ فارم ہیں

☆ دینی جذبات کے فروغ کا سبب ہیں

☆ اسلامی اخوت اور اجتماعیت کی آئینہ دار ہیں

☆ صدقات و خیرات کے ذریعے فقیروں اور محتاجوں کے تعاون کا موقع ہیں

اور یہ تمام امور شریعت کے مطلوب ہیں لہذا ان امور کی تکمیل اور بجا آوری کا ذریعہ

یعنی میلاد شریف کی مختصیص بھی شرعا مطلوب ہوں گی۔

لیکن یاد رکھئے کہ:

میلاد شریف کے جائز ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اسے جس طرح چاہے منایا جائے یا اس کے انعقاد میں شریعت کے تقاضوں کو فراموش کر دیا جائے، بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس پاکیزہ اور روحانی محفل کے تقدس و احترام کا ایسا خیال رکھا جائے، جو صاحب میلاد ﷺ کے مقام سامی اور عظمت گرامی کے شایان شان ہو۔ میلاد شریف کی محفلوں کو غیر سنجیدہ ماحول، فضول گوشا عروں، جاہل اور پیشہ ور واعظوں، موضوع اور بے اصل روایتوں، اصراف و تجدد کے مظاہروں اور اظہار ذات و نام و شہرہ کی کوششوں سے دور بہت دور رکھنا چاہئے۔

☆☆☆

مصنف کتاب

حافظ ابن کثیر

حافظ ابن کثیر کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ ان کا شمار بڑے علماء اور عظیم مصنفین میں ہوتا ہے۔ اسلامی علوم و ثقافت سے معمولی شغف رکھنے والا بھی ان سے واقف و آگاہ ہوگا۔ ان کے عہد سے لے کر آج تک ہر زمانے میں ان کی تصنیفات کو قبول عام حاصل رہا ہے۔ اور اسلامیان عرب و عجم ان سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔

نام و نسب اور ولادت:

حافظ ابن کثیر کا نام اسماعیل بن عمر بن کثیر تھا، ان کی کنیت ابو القد اور لقب عماد الدین تھا۔ ان کا خاندان خالص عربی خاندان تھا جس کا تعلق بنو قیس سے تھا۔ اور وہ شافعی المذہب تھے۔

ان کی پیدائش شام میں دمشق کے قریب نصری نانی آبادی میں ۷۰۱ھ مطابق ۱۳۰۲ء میں ہوئی، غالباً یہی آبادی ہے جس کا تذکرہ کتب احادیث و سیر میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے وقت ظاہر ہونے والی نشانیوں کے ضمن میں ہوتا ہے۔

نشو و نما اور تعلیم:

ابن کثیر کی عمر صرف دو سال کی تھی کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا وہ عالم دین تھے اور بصری کی مسجد میں خطیب تھے۔ ان کا خاندان ایک علمی خاندان تھا اور گھر میں ہر طرف دینی ماحول تھا۔ اور اسی علمی و دینی ماحول میں ابن کثیر کی پرورش ہوئی۔ سات سال کی عمر میں وہ اپنے بھائی

کی ساتھ حصول علم کے لئے دمشق وارد ہوئے اور پھر ہمیشہ کے لئے وہیں کے ہو گئے۔ اور وہیں کی خاک میں دفن ہوئے۔

ابن کثیر نے پہلے قرآن کریم حفظ کیا پھر تمام شہداء و علوم اسلامیہ کا اکتساب کیا۔ فقہ کی تعلیم برہان فزاری، کمال بن قاسم شیبہ، ابن شہناور اسحاق آمدی سے حاصل کی۔ حافظ ذہبی، حافظ مزی، شیخ ابن تیمیہ اور حافظ برزالی کی صحبت میں رہے، اور ان کے افکار و نظریات سے متاثر ہوئے۔ حافظ مزی کی صاحبزادی سے نکاح بھی کیا۔ (۱۵)

ابن ہمام علی لکھتے ہیں:

”وكان كثير الاستحضار، قليل النسيان، صاحب ابن تيمية و صاهر المزي و تروج بانه - انتهت اليه رئاسة العلم في التاريخ و الحديث و التفسير“ (۱۶)

(وہ قوی الحافظ اور بہت زیادہ یاد رکھنے والے تھے، بہت کم بھولتے تھے، ابن تیمیہ کی صحبت اختیار کی اور حافظ مزی کی بیٹی سے شادی کر کے ان کے داماد بنے۔ تاریخ، حدیث اور تفسیر کی علمی ریاست کا ان کی ذات پر خاتمہ ہو گیا۔)

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

”أخذ عن ابن تيمية ففتن بحبه و امتحن لسيبه، و كان كثير الاستحضار، حسن المناقب، سارت تصانيفه في البلاد في حياته و انتفع بها الناس بعد وفاته، و لم يكن على طريق المحدثين في تحصيل العوالي و تمييز العالي من النازل، و نحو ذلك من فنونهم، و إنما هو من محدثي الفقهاء“ (۱۷) (ابن تیمیہ سے اکتساب علم کیا، ابن تیمیہ کی صحبت میں گرفتار ہوئے اور اس کے سبب آزمائش کا شکار ہوئے۔ زبردست یادداشت

کے ایک قبرستان ”مقبرۃ الصوفیہ“ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ اسی قبرستان میں شیخ ابن تیمیہ کی بھی قبر ہے۔

کچھ اس کتاب کے بارے میں:

ابن کثیر کے اس مختصر رسالے کا ذکر ان کے کسی سوانح نگار نے نہیں کیا ہے۔ اس کا سبب رسالے کا حجم بھی ہو سکتا ہے اور اس کی کمیابی بھی۔ اس قیمتی اور نایاب کتاب کی تلاش کا سہرا ڈاکٹر صلاح الدین المنجد کے سر ہے۔ انھیں اس کا مخطوطہ ریاستہائے متحدہ امریکا کے شہر برنکس کی یونیورسٹی کی لائبریری میں دستیاب ہوا۔ جو مجموعہ یہودا کے ضمن میں قلمی رسائل نمبر ۳۰۹۸ کے مجموعے میں شامل ہے اس مجموعے میں کل سترہ رسائل ہیں، اور یہ رسالہ ورق ۹۰ آتے ۱۰۰ آ تک پر مشتمل ہے۔ اس مخطوطے کو ۸۶۶ھ میں لکھا گیا ہے یعنی ابن کثیر کی وفات کے گھن بارہ سال بعد۔ ڈاکٹر منجد نے اسے پہلی بار ۱۹۶۹ء میں دار الکتاب المنجد، بیروت سے شائع کروایا۔ لیکن اس میں احادیث کی تخریج بالکل نہیں کی گئی ہے، اور صرف البدایہ والنہایہ سے اس کے نصوص کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور بعض مقام پر سیرت ابن ہشام کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ اور اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ اس رسالے کے عبارات و نصوص کے صحت کا یقین ہو سکے، چنانچہ ڈاکٹر منجد اپنے مقدمے میں لکھتے ہیں کہ:

و قد رأينا من الواجب نشر هذا المولد حتى يحل محل ما ألفه المتأخرون في هذا الباب - فضبطنا النص و فإيسنا قبل كل شيء بسيرة الرسول التي كتبها ابن كثير في مطلع كتابه البداية، و انشأ أحاد فيها كل الإحادة ثم بسيرة ابن هشام التي شذبتا من سيرة ابن اسحاق - و كان عملنا هذا للاطمئنان على صحة النص“ (۱۸)

کے مالک تھے، اور خوب حس مزاج رکھتے تھے۔ ان کی کتابیں ان کی زندگی ہی میں ملک در ملک پھیل گئیں، اور ان کے انتقال کے بعد بھی لوگوں نے ان کی تصانیف سے فائدہ اٹھایا۔ وہ عالی اسناد حدیث کی تحصیل، اور عالی و نازل کی تمیز جیسے علم حدیث کے فنون میں محدثین کے طریقے پر نہیں تھے۔ درحقیقت وہ فقہائے محدثین میں سے تھے۔

ان کا شمار ایک بڑے عالم کے ساتھ ساتھ عمائدین شہر دمشق میں بھی ہوتا تھا۔ اور وہ سیاسی اور سماجی معاملوں میں بھی شریک رہتے تھے۔

تفصیلات:

ابن کثیر نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں، اہم کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تفسیر القرآن الکریم معروف بہ تفسیر ابن کثیر

۲۔ البدایہ والنہایہ

۳۔ طبقات الشافعیہ

۴۔ التکمیل فی رجال الحدیث

۵۔ جامع المسانید العشر فی الحدیث

۶۔ الباعث الحثیث الی معرفۃ علم الحدیث

ان کتابوں میں ان کی تفسیر اور تاریخ یعنی البدایہ والنہایہ کو غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی۔ اور اسلامی کتب خانے میں ان دونوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

وفات و تدفین:

آخری عمر میں ابن کثیر کی بصارت زائل ہو گئی تھی ۷۷۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ اور دمشق

ابن کثیر نے میلاد شریف کی یہ کتاب جامع مظفری کے مؤذن کی خواہش پر تصنیف کیا تھا۔ دمشق کی اس مسجد کو جامع حنابلہ بھی کہتے ہیں اور اسے ارمل کے سلطان مظفر الدین کوکبری (متوفی: ۶۳۰ھ) نے تعمیر کروایا تھا، یہ وہی بادشاہ ہے جس نے سب سے پہلے موبودہ بیٹ میں جشن میلاد کا آغاز کیا تھا۔ غالباً اس مسجد کے مؤذن نے مسجد میں منعقد ہونے والی میلاد کی محفلوں میں پڑھنے کے لئے ابن کثیر سے یہ کتاب لکھوائی ہوگی۔ یہ کتاب اس بات کی بھی دلیل ہے کہ ابن کثیر ان محفلوں کے انعقاد کو جائز سمجھتے تھے۔

مترجم نے کتاب کے ترجمے کے ساتھ اس میں وارد احادیث شریفہ کی تخریج کا کام کیا ہے، اور حسب ضرورت خواہی و تعلیقات کا بھی اضافہ کیا ہے۔ لیکن البدایہ کا حوالہ نہیں دیا ہے، کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے، اس رسالے کی بیشتر روایات البدایہ والنہایہ کے شروع میں موجود ہیں، جہاں ابن کثیر نے سیرت پاک کا ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول فرمائے اور قبولیت عطا فرمائے۔ اور اسے مترجم کے لئے ذرا آخرت دے، اِنَّهٗ بِالْاِحَابَةِ جَدِیْرٌ و اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ و آلِہٖ و صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

علی گڑھ

سید عظیم اشرف جاسی

۲۰ شعبان ۱۴۲۵ھ

۶ اکتوبر ۲۰۰۴ء

گئی اور ہاتھ بھیجی نے انھیں اس کی خبر دی۔ چنانچہ وہ چاہ زمزم کو کھودنے کے لئے فوراً تیار ہو گئے، لیکن قریش نے حرم میں کھدائی کرنے سے انکار کر دیا۔

اس وقت عبدالمطلب کا صرف ایک بیٹا حارث ہی تھا اس نے اپنے والد کی مدد کی۔ عبدالمطلب نے زمزم کی بازیافت کی، اور اس میں سے کعبہ کو تذکرہ زکرات وغیرہ کو باہر نکالا تو قریش نے ان کی بڑی تعظیم کی، اور ان کی قدر و منزلت کو پہچانا، اور اس کرامت و بزرگی سے آگاہ ہوئے جسے اللہ تعالیٰ نے عبدالمطلب کے لئے خاص فرمایا تھا۔ (۱)

عبدالمطلب نے اللہ کی نذر مانی کہ اگر ان کے دس بیٹے ہوئے تو ان میں سے ایک کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیں گے، اور جب ان کے دس بیٹے ہو گئے تو انھوں نے قرعہ نکالا، یہ قرعہ جناب عبداللہ (والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام نکلا تو آپ نے انھیں ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا مگر قریش نے انھیں منع کیا کہ ایسا نہ کریں حتیٰ کہ ان کے بدلے میں ایک سواؤٹوں کا قدر یہ دیا (۲)، جیسا کہ یہ واقعہ ہماری کتاب "السیرۃ النبویہ" میں پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ بعد ازیں عبدالمطلب نے اپنے اس بیٹے کی شادی بنو زہرہ کی سب سے بہتر خاتون آمنہ بنت وہب بن عبد مناف سے کر دیا (۳)۔ شادی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم مادر میں آئے۔

محمد بن اسحاق بن یسار کہتے ہیں کہ:

- (۱) دیکھئے: سیرت ابن ہشام، مرتبہ سابق، ذریعہ عنوان "ذکر خرم زمزم و ما جرى من الخلف فيها" ۱۳۲:۱۰۔
- (۲) واقعے کی تفصیلات کے لئے دیکھئے: سیرت ابن ہشام، مرتبہ سابق، ذریعہ عنوان "ذکر خرم عبدالمطلب ذبح ولدہ" ۱۵۵:۱۰۔
- (۳) سیرت ابن ہشام، ۱۵۶:۱۰۔

آمنہ کہا کرتی تھیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے شکم میں آئے تو ان سے خواب میں کہا گیا کہ: میرے شکم میں اس امت کے سردار ہیں۔ جب یہ پیدا ہوں تو یوں کہنا: "أعبدہ بالواحد، من شکر کل حاسد، من کل بر عاهد، وکل عبد رائد، یروہ غیر زائد، فإني عبد الحميد الواحد، حتى أروا قد أتني المشاهد"۔ (۱)

اور اس کی نشانی یہ ہے کہ ان کی پیدائش کے ساتھ ایک نور نکلے گا جو سر زمین شام میں واقع بصری شہر کے مہلات کو روشن کر دے گا۔ جب یہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد رکھنا، تو رات و نچیل میں ان کا نام احمد ہے، تمام زمین و آسمان والے ان کی مدح و ثنا کریں گے۔ (۲)

نور بن یزید جنھوں نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے، مجھ سے روایت کرتے ہیں کہ:

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انھوں نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول اپنی ذات کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے۔

آپ نے فرمایا: میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور بھئی کی بشارت ہوں (علیہم السلام) جب میں حکم مادر میں آیا تو میری ماں نے دیکھا کہ گویا ان کے اندر سے ایک نور نکلا جس نے ملک شام میں واقع بصری کو روشن کر دیا۔ (۳)

ابو امامہ باہلی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ:

یا رسول اللہ آپ اپنے ظہور کی ابتدا اُس کے بارے میں فرمائیں، فرمایا:

- (۱) سیرت ابن ہشام، ۱۵۸:۱۰۔
- (۲) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، معروف بہ طبقات ابن سعد، ج ۱، ص ۱۹۶، ۱۹۷، ۲۰۱۔
- (۳) نصری، دمشق کے قریب شام کی ایک آبادی دیکھئے: محمد ابوالدین، سیرت، دار صادر، ۱۹۵۷ء، ۲۳۶:۱۰۔

میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو عرض کے پاؤں پر نکلا ہوا دیکھا: "لا إله إلا الله محمد رسول الله" میں جان گیا کہ تو اپنے نام کے ساتھ صرف اسی کا نام ملے گا جو تیری مخلوق میں تجھے سے زیادہ محبوب ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا، لیکن وہ مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر تو نے ان کے وسیلے سے مجھ سے مانگا ہے تو میں نے تجھے بخش دیا ہے، اور اگر مجھ نہ دے تو میں تجھے پیدا ہی نہ کرتا۔

☆☆☆

"دعوة أبي إبراهيم، وبشرى عيسى، ورأت أمي أنه خرج منها نور انضاء له قصور الشام" (۱) میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور بھئی کی بشارت ہوں (علیہم السلام) اور میری ماں نے دیکھا کہ ان کے اندر سے ایک نور نکلا جس نے شام کے مہلات کو روشن کر دیا۔

عرباض بن ساریہ سلمیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"إني عند الله لحاتم النبیین وإن آدم لمنحدل في طيسته، وسأبذكم بأول ذلك: دعوة أبي إبراهيم، وبشارة عيسى بي، رؤيا أمي التي رأت، وكذلك أمهات النبیین"۔ (۲) یعنی شکم میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین تھا جب آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں اپنے آغاز کی خبر دوں گا، میں (حضرت) ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ کی بشارت ہوں اور میری ماں کا خواب جو انھوں نے دیکھا اور یوحنا دیکھتی ہیں موسیٰ کی باتیں۔

(حضرت) عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے رب میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف فرما دے، فرمایا: اے آدم تم نے مجھ کو کیسے جانا جب کہ میں نے ابھی تک انھیں پیدا نہیں کیا ہے؟ عرض کیا کہ: جب تو نے مجھے اپنے وسیع قدرت سے بنایا، اور اپنی روح میرے اندر پھونکی اور

- (۱) مسند احمد، ۲۲:۵، دارامامہ، بیروت، دلائل النبوة، ۸۳:۱۰، دارمرواؤطیس، المسند، حدیث نمبر: ۱۱۳۰۔ ابن جریر، مجمع الزوائد، ۲۲:۸۔
- (۲) مسند احمد، ۲۲:۵، دلائل النبوة، ۸۳:۱۰، دارامامہ، رک للہ، ۲۰۰:۱۰، امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، دارامامہ، زہبی نے بھی اسے قبول کیا ہے، ابن حجر نے اسے احمد، طبرانی اور بزار کے حوالے سے ذکر کیا ہے، اور کہا ہے کہ امام احمد کے ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں، سوائے سعید بن سويد کے، اور انھیں بھی ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے، دیکھئے: مجمع الزوائد، ۲۲:۸۔

میلاد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیفیت

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وجود کے ساتھ ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا اور ہر موجود کی ہدایت کے لئے ان کے نور کے ظہور کا قصد فرمایا، اور ان کے ذریعے بندوں پر رحم کرنا چاہا تا کہ وہ مسجود کی وحدانیت تک بندوں کی رہنمائی کر سکے، تو دو شنبہ کی روشن شب میں پاکیزہ حاملہ کو روزہ شروع ہوا، اور صبح تراویح کے مطابق یہ واقعہ عام فہم میں پیش آیا۔ ابن اسحاق کی مشہور روایت میں ماہ ربیع الاول میں آپ کی ولادت ہوئی (۱)، اور ظہر سیرت نبوی میں انھیں پرستادہ کیا جاتا ہے۔

صحیح مسلم میں (حضرت) ابو قتادہ انصاری سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو شنبہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: "ذاک یوم ولدت فیہ، و انزل علی فیہ" یہ وہ دن ہے جس میں میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی کا نزول ہوا۔ (۲)

(حضرت) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ:

تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ کے دن پیدا ہوئے، دو شنبہ کے دن انھیں نبوت ملی، دو شنبہ کے دن انھوں نے ہجرت فرمائی اور دو شنبہ ہی کے دن وہ مدینہ میں داخل ہوئے،

(۱) سیرت ابن ہشام: "ولادة رسول الله ﷺ ورضاعه" ۱۵۸: ۱۵۹۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب انتحاب الصیام من کل شئ موصوم عاشوراء والاثنين والیس من سبعة ايام، ۵۷: ۵۹، ۲۹۹، ۳۰۰، سنن بیہقی، ۲۹۳: ۲۹۴۔

صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ۔ (۱)

ابراہیم بن منذر جزائی فرماتے ہیں کہ:

وہ بات جس میں ہمارے کسی عالم کو شک نہیں ہے، یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام فہم میں پیدا ہوئے اور اس کے چالیسویں سال میں آپ کی بعثت ہوئی۔

حافظ بیہقی نے اپنی سند سے عثمان بن ابی عامر ثقفی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ: میری ماں نے مجھ سے کہا کہ: میں آئندہ بنت وہب کے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی شب موجود تھی، میں گھر کی جس چیز کو دیکھتی اسے نور میں ڈوبا ہوا پانی اور میں تاروں کو اس طرح قریب آتا ہوا دیکھتی تو سوچتی کہ مبارک کچھ پر گزر جائیں گے۔

مخروم بن ہانی مخزومی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جن کی عمر ایک سو پچاس سال ہوئی تھی، وہ کہتے ہیں کہ:

جب وہ شب آئی جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی تو کسریٰ کے ایمان آواز کے ساتھ بٹنے لگے، اور اس کے چودہ منکرے گر پڑے، قارس کی آگ بجھ گئی، یہ آگ اس سے پہلے ایک ہزار سال میں کبھی نہیں بجھی تھی، سادہ (۲) جمیل کا پانی خشک ہو گیا۔ اور موبدان کے خواب کا ذکر کیا۔ جو کہ آتش پرستوں کا تاضی تھا۔ اس نے خواب میں سخت جان اونٹوں کو دیکھا کہ عربی گھوڑوں کی قیادت کر رہے ہیں جو دریائے جند کو پار کر کے ملک بھر میں پھیل گئے ہیں، سارے بھوکے اور کسریٰ خوف زدہ ہو گئے، چنانچہ کسریٰ کے نائب

(۱) مسند امام احمد، مسند بنی ہاشم، حدیث رقم: ۲۳۷۶۔

(۲) سادہ: قدیم ایمان کا ایک شہر تھا۔ دیکھئے: نجم البلدان، ۲۳: ۲۴۔

تم لوگ اللہ کی راہ میں ان دونوں کے خزانے صرف کرو گے۔" (۱)

مقتصد (ماستق کے بیان کا) یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی شب عظمت و شرافت والی اور مومنین کے لئے برکت و سعادت والی شب تھی۔ پاک و طاہر شب تھی، جس کے انوار ظاہر و عیاں تھے اور جو بڑی بزرگی اور قدر و منزلت والی شب تھی۔ اس شب میں اللہ تعالیٰ نے اس محفوظ و پوشیدہ جوہر کو (اس خاکدان کیتی میں) ظاہر فرمایا جس کے انوار ہمیشہ سے کلاخ کے ذریعے نہ کہ بے حیائی کے ذریعے شریف ملب سے ظاہر و صفت والے دم میں منتقل ہوتے رہے اور یہ سلسلہ ابوالیشر آدم علیہ السلام سے چلا ہوا عید اللہ بن عبد المطلب پر ختم ہوا۔ اور حضرت عبد اللہ سے یہ نور جناب آئندہ بنت وہب کی جانب منتقل ہوا۔ اور اسی شرف و عزت والی رات میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کی ولادت شریفہ کے جو حسی و معنوی اور ظاہری و باطنی انوار ظاہر ہوئے ان سے عقلیں حیران، اور نگاہیں خیرہ ہو گئیں۔ اور جن کا بیان کتب احادیث اور اخبار میں ہوا ہے۔

محمد ابن اسحاق نے (ولادت شریفہ کے سلسلے میں) جن چیزوں کا ذکر کیا ہے انھیں میں سے ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ شدہ پیدا ہوئے آپ کی ناف بھی کٹی تھی۔ اور آپ جب رحم مادر سے دنیا میں تشریف لائے تو سجدے میں گر گئے۔ عورتوں نے آپ پر پتھر کی ایک ہاٹری ڈال دی، مکہ میں اس کا رواج تھا، لیکن وہ ہاٹری آپ کے اوپر سے پلٹ گئی تو ان عورتوں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور آپ ایک تک آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

(۱) صحیح البخاری، کتاب ایمان، دہ باب کلیہ کان یبین النبی ﷺ، حدیث رقم: ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۰۵، ۲۷۰۶، ۲۷۰۷، ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۱۷، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹، ۲۷۲۰، ۲۷۲۱، ۲۷۲۲، ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۷۲۶، ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷، ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۴۱، ۲۷۴۲، ۲۷۴۳، ۲۷۴۴، ۲۷۴۵، ۲۷۴۶، ۲۷۴۷، ۲۷۴۸، ۲۷۴۹، ۲۷۵۰، ۲۷۵۱، ۲۷۵۲، ۲۷۵۳، ۲۷۵۴، ۲۷۵۵، ۲۷۵۶، ۲۷۵۷، ۲۷۵۸، ۲۷۵۹، ۲۷۶۰، ۲۷۶۱، ۲۷۶۲، ۲۷۶۳، ۲۷۶۴، ۲۷۶۵، ۲۷۶۶، ۲۷۶۷، ۲۷۶۸، ۲۷۶۹، ۲۷۷۰، ۲۷۷۱، ۲۷۷۲، ۲۷۷۳، ۲۷۷۴، ۲۷۷۵، ۲۷۷۶، ۲۷۷۷، ۲۷۷۸، ۲۷۷۹، ۲۷۸۰، ۲۷۸۱، ۲۷۸۲، ۲۷۸۳، ۲۷۸۴، ۲۷۸۵، ۲۷۸۶، ۲۷۸۷، ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۰، ۲۷۹۱، ۲۷۹۲، ۲۷۹۳، ۲۷۹۴، ۲۷۹۵، ۲۷۹۶، ۲۷۹۷، ۲۷۹۸، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۰۱، ۲۸۰۲، ۲۸۰۳، ۲۸۰۴، ۲۸۰۵، ۲۸۰۶، ۲۸۰۷، ۲۸۰۸، ۲۸۰۹، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۱۲، ۲۸۱۳، ۲۸۱۴، ۲۸۱۵، ۲۸۱۶، ۲۸۱۷، ۲۸۱۸، ۲۸۱۹، ۲۸۲۰، ۲۸۲۱، ۲۸۲۲، ۲۸۲۳، ۲۸۲۴، ۲۸۲۵، ۲۸۲۶، ۲۸۲۷، ۲۸۲۸، ۲۸۲۹، ۲۸۳۰، ۲۸۳۱، ۲۸۳۲، ۲۸۳۳، ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۸۳۶، ۲۸۳۷، ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۲۸۴۰، ۲۸۴۱، ۲۸۴۲، ۲۸۴۳، ۲۸۴۴، ۲۸۴۵، ۲۸۴۶، ۲۸۴۷، ۲۸۴۸، ۲۸۴۹، ۲۸۵۰، ۲۸۵۱، ۲۸۵۲، ۲۸۵۳، ۲۸۵۴، ۲۸۵۵، ۲۸۵۶، ۲۸۵۷، ۲۸۵۸، ۲۸۵۹، ۲۸۶۰، ۲۸۶۱، ۲۸۶۲، ۲۸۶۳، ۲۸۶۴، ۲۸۶۵، ۲۸۶۶، ۲۸۶۷، ۲۸۶۸، ۲۸۶۹، ۲۸۷۰، ۲۸۷۱، ۲۸۷۲، ۲۸۷۳، ۲۸۷۴، ۲۸۷۵، ۲۸۷۶، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۷۹، ۲۸۸۰، ۲۸۸۱، ۲۸۸۲، ۲۸۸۳، ۲۸۸۴، ۲۸۸۵، ۲۸۸۶، ۲۸۸۷، ۲۸۸۸، ۲۸۸۹، ۲۸۹۰، ۲۸۹۱، ۲۸۹۲، ۲۸۹۳، ۲۸۹۴، ۲۸۹۵، ۲۸۹۶، ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، ۲۸۹۹، ۲۹۰۰، ۲۹۰۱، ۲۹۰۲، ۲۹۰۳، ۲۹۰۴، ۲۹۰۵، ۲۹۰۶، ۲۹۰۷، ۲۹۰۸، ۲۹۰۹، ۲۹۱۰، ۲۹۱۱، ۲۹۱۲، ۲۹۱۳، ۲۹۱۴، ۲۹۱۵، ۲۹۱۶، ۲۹۱۷، ۲۹۱۸، ۲۹۱۹، ۲۹۲۰، ۲۹۲۱، ۲۹۲۲، ۲۹۲۳، ۲۹۲۴، ۲۹۲۵، ۲۹۲۶، ۲۹۲۷، ۲۹۲۸، ۲۹۲۹، ۲۹۳۰، ۲۹۳۱، ۲۹۳۲، ۲۹۳۳، ۲۹۳۴، ۲۹۳۵، ۲۹۳۶، ۲۹۳۷، ۲۹۳۸، ۲۹۳۹، ۲۹۴۰، ۲۹۴۱، ۲۹۴۲، ۲۹۴۳، ۲۹۴۴، ۲۹۴۵، ۲۹۴۶، ۲۹۴۷، ۲۹۴۸، ۲۹۴۹، ۲۹۵۰، ۲۹۵۱، ۲۹۵۲، ۲۹۵۳، ۲۹۵۴، ۲۹۵۵، ۲۹۵۶، ۲۹۵۷، ۲۹۵۸، ۲۹۵۹، ۲۹۶۰، ۲۹۶۱، ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۲۹۶۴، ۲۹۶۵، ۲۹۶۶، ۲۹۶۷، ۲۹۶۸، ۲۹۶۹، ۲۹۷۰، ۲۹۷۱، ۲۹۷۲، ۲۹۷۳، ۲۹۷۴، ۲۹۷۵، ۲۹۷۶، ۲۹۷۷، ۲۹۷۸، ۲۹۷۹، ۲۹۸۰، ۲۹۸۱، ۲۹۸۲، ۲۹۸۳، ۲۹۸۴، ۲۹۸۵، ۲۹۸۶، ۲۹۸۷، ۲۹۸۸، ۲۹۸۹، ۲۹۹۰، ۲۹۹۱، ۲۹۹۲، ۲۹۹۳، ۲۹۹۴، ۲۹۹۵، ۲۹۹۶، ۲۹۹۷، ۲۹۹۸، ۲۹۹۹، ۳۰۰۰، ۳۰۰۱، ۳۰۰۲، ۳۰۰۳، ۳۰۰۴، ۳۰۰۵، ۳۰۰۶، ۳۰۰۷، ۳۰۰۸، ۳۰۰۹، ۳۰۱۰، ۳۰۱۱، ۳۰۱۲، ۳۰۱۳، ۳۰۱۴، ۳۰۱۵، ۳۰۱۶، ۳۰۱۷، ۳۰۱۸، ۳۰۱۹، ۳۰۲۰، ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۳۰۲۴، ۳۰۲۵، ۳۰۲۶، ۳۰۲۷، ۳۰۲۸، ۳۰۲۹، ۳۰۳۰، ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، ۳۰۳۳، ۳۰۳۴، ۳۰۳۵، ۳۰۳۶، ۳۰۳۷، ۳۰۳۸، ۳۰۳۹، ۳۰۴۰، ۳۰۴۱، ۳۰۴۲، ۳۰۴۳، ۳۰۴۴، ۳۰۴۵، ۳۰۴۶، ۳۰۴۷، ۳۰۴۸، ۳۰۴۹، ۳۰۵۰، ۳۰۵۱، ۳۰۵۲، ۳۰۵۳، ۳۰۵۴، ۳۰۵۵، ۳۰۵۶، ۳۰۵۷، ۳۰۵۸، ۳۰۵۹، ۳۰۶۰، ۳۰۶۱، ۳۰۶۲، ۳۰۶۳، ۳۰۶۴، ۳۰۶۵، ۳۰۶۶، ۳۰۶۷، ۳۰۶۸، ۳۰۶۹، ۳۰۷۰، ۳۰۷۱، ۳۰۷۲، ۳۰۷۳، ۳۰۷۴، ۳۰۷۵، ۳۰۷۶، ۳۰۷۷، ۳۰۷۸، ۳۰۷۹، ۳۰۸۰، ۳۰۸۱، ۳۰۸۲، ۳۰۸۳، ۳۰۸۴، ۳۰۸۵، ۳۰۸۶، ۳۰۸۷، ۳۰۸۸، ۳۰۸۹، ۳۰۹۰، ۳۰۹۱، ۳۰۹۲، ۳۰۹۳، ۳۰۹۴، ۳۰۹۵، ۳۰۹۶، ۳۰۹۷، ۳۰۹۸، ۳۰۹۹، ۳۱۰۰، ۳۱۰۱، ۳۱۰۲، ۳۱۰۳، ۳۱۰۴، ۳۱۰۵، ۳۱۰۶، ۳۱۰۷، ۳۱۰۸، ۳۱۰۹، ۳۱۱۰، ۳۱۱۱، ۳۱۱۲، ۳۱۱۳، ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۱۱۶، ۳۱۱۷، ۳۱۱۸، ۳۱۱۹، ۳۱۲۰، ۳۱۲۱، ۳۱۲۲، ۳۱۲۳، ۳۱۲۴، ۳۱۲۵، ۳۱۲۶، ۳۱۲۷، ۳۱۲۸، ۳۱۲۹، ۳۱۳۰، ۳۱۳۱، ۳۱۳۲، ۳۱۳۳، ۳۱۳۴، ۳۱۳۵، ۳۱۳۶، ۳۱۳۷، ۳۱۳۸، ۳۱۳۹، ۳۱۴۰، ۳۱۴۱، ۳۱۴۲، ۳۱۴۳، ۳۱۴۴، ۳۱۴۵، ۳۱۴۶، ۳۱۴۷، ۳۱۴۸، ۳۱۴۹، ۳۱۵۰، ۳۱۵۱، ۳۱۵۲، ۳۱۵۳، ۳۱۵۴، ۳۱۵۵، ۳۱۵۶، ۳۱۵۷، ۳۱۵۸، ۳۱۵۹، ۳۱۶۰، ۳۱۶۱، ۳۱۶۲، ۳۱۶۳، ۳۱۶۴، ۳۱۶۵، ۳۱۶۶، ۳۱۶۷، ۳۱۶۸، ۳۱۶۹، ۳۱۷۰، ۳۱۷۱، ۳۱۷۲، ۳۱۷۳، ۳۱۷۴، ۳۱۷۵، ۳۱۷۶، ۳۱۷۷، ۳۱۷۸، ۳۱۷۹، ۳۱۸۰، ۳۱۸۱، ۳۱۸۲، ۳۱۸۳، ۳۱۸۴، ۳۱۸۵، ۳۱۸۶، ۳۱۸۷، ۳۱۸۸، ۳۱۸۹، ۳۱۹۰، ۳۱۹۱، ۳۱۹۲، ۳۱۹۳، ۳۱۹۴، ۳۱۹۵، ۳۱۹۶، ۳۱۹۷، ۳۱۹۸، ۳۱۹۹، ۳۲۰۰، ۳۲۰۱، ۳۲۰۲، ۳۲۰۳، ۳۲۰۴، ۳۲۰۵، ۳۲۰۶، ۳۲۰۷، ۳۲۰۸، ۳۲۰۹، ۳۲۱۰، ۳۲۱۱، ۳۲۱۲، ۳۲۱۳، ۳۲۱۴، ۳۲۱۵، ۳۲۱۶، ۳۲۱۷، ۳۲۱۸، ۳۲۱۹، ۳۲۲۰، ۳۲۲۱، ۳۲۲۲، ۳۲۲۳، ۳۲۲۴، ۳۲۲۵، ۳۲۲۶، ۳۲۲۷، ۳۲۲۸، ۳۲۲۹، ۳۲۳۰، ۳۲۳۱، ۳۲۳۲، ۳۲۳۳، ۳۲۳۴، ۳۲۳۵، ۳۲۳۶، ۳۲۳۷، ۳۲۳۸، ۳۲۳۹، ۳۲۴۰، ۳۲۴۱، ۳۲۴۲، ۳۲۴۳، ۳۲۴۴، ۳۲۴۵، ۳۲۴۶، ۳۲۴۷، ۳۲۴۸، ۳۲۴۹، ۳۲۵۰، ۳۲۵۱، ۳۲۵۲، ۳۲۵۳، ۳۲۵۴، ۳۲۵۵، ۳۲۵۶، ۳۲۵۷، ۳۲۵۸، ۳۲۵۹، ۳۲۶۰، ۳۲۶۱، ۳۲۶۲، ۳۲۶۳، ۳۲۶۴، ۳۲۶۵، ۳۲۶۶، ۳۲۶۷، ۳۲۶۸، ۳۲۶۹، ۳۲۷۰، ۳۲۷۱، ۳۲۷۲، ۳۲۷۳، ۳۲۷۴، ۳۲۷۵، ۳۲۷۶، ۳۲۷۷، ۳۲۷۸، ۳۲۷۹، ۳۲۸۰، ۳۲۸۱، ۳۲۸۲، ۳۲۸۳، ۳۲۸۴، ۳۲۸۵، ۳۲۸۶، ۳۲۸۷، ۳۲۸۸، ۳۲۸۹، ۳۲۹۰، ۳۲۹۱، ۳۲۹۲، ۳۲۹۳، ۳۲۹۴، ۳۲۹۵، ۳۲۹۶، ۳۲۹۷، ۳۲۹۸، ۳۲۹۹، ۳۳۰۰، ۳۳۰۱، ۳۳۰۲، ۳۳۰۳، ۳۳۰۴، ۳۳۰۵، ۳۳۰۶، ۳۳۰۷، ۳۳۰۸، ۳۳۰۹، ۳۳۱۰، ۳۳۱۱، ۳۳۱۲، ۳۳۱۳، ۳۳۱۴، ۳۳۱۵، ۳۳۱۶، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸، ۳۳۱۹، ۳۳۲۰، ۳۳۲۱، ۳۳۲۲، ۳۳۲۳، ۳۳۲۴، ۳۳۲۵، ۳۳۲۶، ۳۳۲۷، ۳۳۲۸، ۳۳۲۹، ۳۳۳۰، ۳۳۳۱، ۳۳۳۲، ۳۳۳۳، ۳۳۳۴، ۳۳۳۵، ۳۳۳۶، ۳۳۳۷، ۳۳۳۸، ۳۳۳۹، ۳۳۴۰، ۳۳۴۱، ۳۳۴۲، ۳۳۴۳، ۳۳۴۴، ۳۳۴۵، ۳۳۴۶، ۳۳۴۷، ۳۳۴۸، ۳۳۴۹، ۳۳۵۰، ۳۳۵۱، ۳۳۵۲، ۳۳۵۳، ۳۳۵۴، ۳۳۵۵، ۳۳۵۶، ۳۳۵۷، ۳۳۵۸، ۳۳۵۹، ۳۳۶۰، ۳۳۶۱، ۳۳۶۲، ۳۳۶۳، ۳۳۶۴، ۳۳۶۵، ۳۳۶۶، ۳۳۶۷، ۳۳۶۸، ۳۳۶۹، ۳۳۷۰، ۳۳۷۱، ۳۳۷۲، ۳۳۷۳، ۳۳۷۴، ۳۳۷۵، ۳۳۷۶، ۳۳۷۷، ۳۳۷۸، ۳۳۷۹، ۳۳۸۰، ۳۳۸۱، ۳۳۸۲، ۳۳۸۳، ۳۳۸۴، ۳۳۸۵، ۳۳۸۶، ۳۳۸۷، ۳۳۸۸، ۳۳۸۹، ۳۳۹۰، ۳۳۹۱، ۳۳۹۲، ۳۳۹۳، ۳۳۹۴، ۳۳۹۵، ۳۳۹۶، ۳۳۹۷، ۳۳۹۸، ۳۳۹۹، ۳۴۰۰، ۳۴۰۱، ۳۴۰۲، ۳۴۰۳، ۳۴۰۴، ۳۴۰۵، ۳۴۰۶، ۳۴۰۷، ۳۴۰۸، ۳۴۰۹، ۳۴۱۰، ۳۴۱۱، ۳۴۱۲، ۳۴۱۳، ۳۴۱۴، ۳۴۱۵، ۳۴۱۶، ۳۴۱۷، ۳۴۱۸، ۳۴۱۹، ۳۴۲۰، ۳۴۲۱، ۳۴۲۲، ۳۴۲۳، ۳۴۲۴، ۳۴۲۵، ۳۴۲۶، ۳۴۲۷، ۳۴۲۸، ۳۴۲۹، ۳۴۳۰، ۳۴۳۱، ۳۴۳۲، ۳۴۳۳، ۳۴۳۴، ۳۴۳۵، ۳۴۳۶، ۳۴۳۷، ۳۴۳۸، ۳۴۳۹، ۳۴۴۰، ۳۴۴۱، ۳۴۴۲، ۳۴۴۳، ۳۴۴۴، ۳۴۴۵، ۳۴۴۶، ۳۴۴۷، ۳۴۴۸، ۳۴۴۹، ۳۴۵۰، ۳۴۵۱، ۳۴۵۲، ۳۴۵۳، ۳۴۵۴، ۳۴۵۵، ۳۴۵۶، ۳۴۵۷، ۳۴۵۸، ۳۴۵۹، ۳۴۶۰، ۳۴۶۱، ۳۴۶۲، ۳۴۶۳، ۳۴۶۴، ۳۴۶۵، ۳۴۶۶، ۳۴۶۷، ۳۴۶۸، ۳۴۶۹، ۳۴۷۰، ۳۴۷۱، ۳۴۷۲، ۳۴۷۳، ۳۴۷۴، ۳۴۷۵، ۳۴۷۶، ۳۴۷۷، ۳۴۷۸، ۳۴۷۹، ۳۴۸۰، ۳۴۸۱، ۳۴۸۲، ۳۴۸۳، ۳۴۸۴، ۳۴۸۵، ۳۴۸۶، ۳۴۸۷، ۳۴۸۸، ۳۴۸۹، ۳۴۹۰، ۳۴۹۱، ۳۴۹۲، ۳۴۹۳، ۳۴۹۴، ۳۴۹۵، ۳۴۹۶، ۳۴۹۷، ۳۴۹۸، ۳۴۹۹، ۳۵۰۰، ۳۵۰۱، ۳۵۰۲، ۳۵۰۳، ۳۵۰۴، ۳۵۰۵، ۳۵۰۶، ۳۵۰۷، ۳۵۰۸، ۳۵۰۹، ۳۵۱۰، ۳۵۱۱، ۳۵۱۲، ۳۵۱۳، ۳۵۱۴، ۳۵۱۵، ۳۵۱۶، ۳۵۱۷، ۳۵۱۸، ۳۵۱۹، ۳۵۲۰، ۳۵۲۱، ۳۵۲۲، ۳۵۲۳، ۳۵۲۴، ۳۵۲۵، ۳۵۲۶، ۳۵۲۷، ۳۵۲۸، ۳۵۲۹، ۳۵۳۰، ۳۵۳۱، ۳۵۳۲، ۳۵۳۳، ۳۵۳۴، ۳۵۳۵، ۳۵۳۶، ۳۵۳۷، ۳۵۳۸، ۳۵۳۹، ۳۵۴۰، ۳۵۴۱، ۳۵۴۲، ۳۵۴۳، ۳۵۴۴، ۳۵۴۵، ۳۵۴۶، ۳۵۴۷، ۳۵۴۸، ۳۵۴۹، ۳۵۵۰، ۳۵۵۱، ۳۵۵۲، ۳۵۵۳، ۳۵۵۴، ۳۵۵۵، ۳۵۵۶، ۳۵۵۷، ۳۵۵۸، ۳۵۵۹، ۳۵۶۰، ۳۵۶۱، ۳۵۶۲، ۳۵۶۳، ۳۵۶۴، ۳۵۶۵، ۳۵۶۶، ۳۵۶۷، ۳۵۶۸، ۳۵۶۹، ۳۵۷۰، ۳۵۷۱، ۳۵۷۲، ۳۵۷۳، ۳۵۷۴، ۳۵۷۵، ۳۵۷۶، ۳۵۷۷، ۳۵۷۸، ۳۵۷۹، ۳۵۸۰، ۳۵۸۱، ۳۵۸۲، ۳۵۸۳، ۳۵۸۴، ۳۵۸۵، ۳۵۸۶، ۳۵۸۷، ۳۵۸۸، ۳۵۸۹، ۳۵۹۰، ۳۵۹۱، ۳۵۹۲، ۳۵۹۳، ۳۵۹۴، ۳۵۹۵، ۳۵۹۶، ۳۵۹۷، ۳۵۹۸، ۳۵۹۹، ۳۶۰۰، ۳۶۰۱، ۳۶۰۲، ۳۶۰۳، ۳۶۰۴، ۳۶۰۵، ۳۶۰۶، ۳۶۰۷، ۳۶۰۸، ۳۶۰۹، ۳۶۱۰، ۳۶۱۱، ۳۶۱۲، ۳۶۱۳، ۳۶۱۴، ۳۶۱۵، ۳۶۱۶، ۳۶۱۷، ۳۶۱۸، ۳۶۱۹، ۳۶۲۰، ۳۶۲۱، ۳۶۲۲، ۳۶۲۳، ۳۶۲۴، ۳۶۲۵، ۳۶۲۶، ۳۶۲۷، ۳۶۲۸، ۳۶۲۹، ۳۶۳۰، ۳۶۳۱، ۳۶۳۲، ۳۶۳۳،

عبدالطلب نے ساتویں دن آپ کا حقیقہ کیا، اور اس میں قریش کو مدعو کیا۔ لوگوں نے کھانے سے فارغ ہو کر ان سے پوچھا کہ اس بچے کا کیا نام رکھا ہے؟ عبدالطلب نے کہا کہ میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے۔ لوگ بولے کہ تم نے اس بچے کے لئے اپنے خاندان کے ناموں کو نظر انداز کیوں کیا تو عبدالطلب نے جواب دیا کہ: میری خواہش ہے کہ خدا آسمان میں اور خلق خدا زمین پر اس کی تعریف کرے۔

جیسا کہ آپ کے چچا ابوطالب نے کہا ہے:

(اللہ تعالیٰ نے انھیں عظمت و بزرگی دینے کے لئے اپنے نام پر ان کے نام کو رکھا۔ تو صاحب عرش (جل جلالہ) محمود اور اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: "إِن لِّىْ أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِى الَّذِى يَمْحُو اللَّهُ بِى الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِى يَحْشُرُ

یعنی میرے نام اور کنیت کو جمع کر دو، میں ابوالقاسم ہوں، اللہ ذوقِ رحمت ہے اور میں باغِ ثناء ہوں۔
امام احمد رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے
فرمایا: جب ابراہیم بن مارہ (رضی اللہ عنہما) پیدا ہوئے تو حضرت جبریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: "السلام علیک یا ابا عبدالمعین" (۱) اے ابوالقاسم آپ پر
سلامتی ہو۔

☆☆☆

بخاری و مسلم ہی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ:

ترندی مشریف میں ہے:

(۱) مجمع البحار، کتاب المناقب، باب ما جاء فی أسما النبی ﷺ، حدیث رقم ۳۲۶۸، و کتاب الشیخ
باب قول علی بن ابراہیم بعدی اسے اس حدیث رقم ۳۵۱۷، مجمع مسلم، کتاب فضائل، باب فی أسما
حدیث رقم ۴۳۴۳، و سنن ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی أسما النبی ﷺ، حدیث رقم
۶۶، و معجم الامام مالک، باب أسما النبی، و مسند احمد، ۸۰-۸۴، و مشکوٰۃ، و اسانید، ۲۵۲،
۲۵۳، و مسند دارمی، کتاب الرقاق، باب فی أسما النبی ﷺ۔

[illegible]

(۳) حضرت فی سبیح الزکری من حدیث الحدیث، ما استلقت، ولكن لم يخطر عليه هذا الخطأ، وقد رواه الإمام المصنف في انظر في القس السبع ۱۶۳: ۱۰۰.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کا ذکر

سب سے پہلے العیال کی بامدی ثویبہ نے آپ کو دودھ پلایا ثویبہ ہی نے آپ کے بچپا کو آپ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی تو اس نے انھیں آزاد کر دیا تھا۔ یہی عینہ ہے کہ جب العیال کے بھائی مہاس بن محمد المطلب نے اس کے مرنے کے بعد اسے خواب میں برے حال میں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ملا؟ وہ بولا کہ تمہارے بعد کسی بھلائی سے ساریتہ نہیں پڑا البتہ ثویبہ کو آزاد کرنے کے سبب مجھے اس سے پلایا جاتا ہے اور اس نے اپنے انگوٹھے میں ایک فقرے کی طرف اشارہ کیا۔ (۱)

(۱) امام بخاری فرماتے ہیں: "قال عروة وثوبہ: مولانا ابی اہلب کان ابی اہلب استقبھا فرغت النبی ﷺ فقامت ابی اہلب آریہ بعض نملہ بشریۃ، وقال لہ: ما اذیعت؟ قال: لم اقل بعد حکم غیر ذی سلیت فی حدیثنا ثقی ثوبہ" (حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ ثوبہ ابی اہلب کی پانچویں تھی، جسے ابی اہلب نے آواز دیا کہ اے اہلب! تو اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا، جب ابی اہلب سزا تو اس کے کسی گھر والے نے اسے خواب میں بڑی بری حالت میں دیکھا اور پوچھا کہ تم نے کیا کیا، ابی اہلب نے کہا کہ تم لوگوں کے بعد میں نے جیکو (بھلائی) نہیں پائی، ہوائے اس کے کہ ثوبہ یہ کہتا تھا کہ تو اس کے بدلے اس نے پلایا گیا ہوں۔)

دیکھئے: مجمع البحار، کتاب النکاح، باب عزم من الرضا، ما عزم من نفسه، حدیث رقم: ۱۱۷۳۔
امام ابن حجر اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ: ایجاب کو ایجاب میں معصرت عباس نے دیکھا تھا
جن سے ایجاب نے کہا کہ ”تمہارے بعد مجھے کوئی آدم نہیں ملا، اس کے کہ ہر دو شہین کو پھر ایجاب
ہلکا کر دیا جا تا ہے۔“ معصرت عباس نے فرمایا کہ: ”وہ اس لئے کہ حضور روٹھے کے دل پہ پیدا ہوئے تو
قویہ سے ایجاب کو کچھ رلا دیا، کچھ شجرہ دی تو اس نے اسے آزاد کر دیا تھا۔“
دیکھئے: فتح الباری، شرح مجمع البحار، باب اول: بطلاق (مصر) ۱۳۰۱ھ، ۱۳۰۹ھ۔

(۱) عزاء المصنوع وحررته الى الامام احمد، ولكن لم أقف عليه في مسنده ورواه الامام الحاکم عن الحسن ابن مالك، انظر: المستدرک، ۶: ۳۰۳. وقال الشيخ عبد الله البرقي في اسناد حديثه ان کم هذا ابن أبيه ووجهه في ذلك: ان الروایع المزبورة، هي من: دار الكتب، راجع، ۱۹۹۹، ۳۹.

جب ابولہب کی باندی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دودھ پلایا تو اس کا نفع ابولہب کو ملا اور اسی کے سبب اسے پانی پلایا گیا یا وجود کیا۔ ابولہب وہی ہے جس کی مذمت ویرانی میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک پوری سورت نازل فرمائی ہے۔

کئی دفعہ روئے ذکر کیا کہ ابولہب نے اپنے بھائی عباس سے اس خواب میں یہ کہا کہ: ہر دو شہر کے دن میں میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ (۱)

علماء نے فرمایا ہے کہ: اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ثویبہ نے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشخبری دی تھی تو اس نے اسی وقت اس کو آزاد کر دیا تھا چنانچہ ہمیشہ اس گھڑی میں اس کا عذاب کم کر دیا جاتا ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے لہذا مجھ پر اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو (کھانچ کے لئے) پیش مت کرو۔ (۲)

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ: ثویبہ ابولہب کی باغی ہے جسے ابولہب نے آزاد کر دیا تھا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ (۳)

☆☆☆

- (۱) کئی کی یہ روایت گزشتہ صفحے کے حاشیہ ۲ میں ابن حجر رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کی جا چکی ہے۔
- (۲) صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب محرم من الرضا، محرم من النسب، حدیث رقم: ۳۷۱۱، صحیح مسلم، کتاب الرضا، باب محرم الرضا، حدیث رقم: ۲۶۲۶۔
- (۳) صحیح البخاری، تزکیا، باب (گزشتہ صفحہ، حاشیہ: ۱)۔

(سواری کی) گدھی کی تیز رفتاری و سہولت کا ذکر کیا، جب کہ پہلے وہ کمزور اور سست رفتار تھی، یہاں تک کہ عورتیں کہنے لگیں کہ خدا کی قسم طیلہ بڑی شان والی ہو گئی ہے۔ (فرماتی ہیں کہ) پھر ہم لوگ، بوسہ کے علاقے میں پہنچ گئے اور میں اللہ کی زمینوں میں اس سے زیادہ بھر دار ہے اب دیکھا کہ زمین جس جانی تھی (لیکن اس کے باوجود) اگر میری بکریاں چرنے کے لئے جاتیں تو شام کو بھرے پیٹ واپس آتیں، اور ہم جس قدر چاہتے ان کا دودھ دوہ لیتے تھے اور ہمارے آس پاس میں کوئی ایسا نہیں تھا جو اپنی کسی بھی بکری سے ایک قطرہ بھی دودھ پاتا رہا ہو، اور ان کی بکریاں شام کو بھوکی واپس ہوتیں، اور وہ سب اپنے چرواہوں سے کہتے برا ہو تمہارا دیکھو ابو ذویب کی بیٹی کی بکریاں کیسا چرتی ہیں تم لوگ بھی انھیں کے جانوروں کے ساتھ چرایا کرو تو وہ لوگ بھی ہماری بکریوں کے ساتھ اپنی بکریاں چرانے لگے، لیکن اس کے باوجود ان کی بکریاں بھوکی لوٹیں، اور ان میں ایک قطرہ دودھ نہ ہوتا، اور ہماری بکریاں بھرے پیٹ اور دودھ سے بھری ہوئی لوٹتیں، اور ہم جس قدر چاہتے ان سے دودھ حاصل کرتے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ ان کی برکتیں دکھاتا رہا یہاں کہ وہ در سال کے ہو گئے اور وہ اتنی تیزی سے بڑھ رہے تھے کہ عادتاً بچے اتنی تیزی سے بڑے نہیں ہوتے، اور بخدا وہ دو سال ہی میں خوب مضبوط اور طاقتور ہو گئے۔ پھر ہم انھیں ان کی ماں کے پاس واپس لے گئے اور ان سے اجازت لے کر انھیں پھر اپنے یہاں لے آئے اور دو تین ماہ قیام رہا۔

ایک بار جب وہ اپنے رضائی بھائی کے ہمراہ ہمارے گھر کے پیچھے ہماری بکریوں کے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ ان کا رضائی بھائی روڑا ہوا ہمارے پاس آیا اور بولا: وہ قریشی بھائی جو ہے ماں اس کے پاس سفید لباس میں ملیں دو شخص آئے اور انھوں نے ان کو لٹا کر ان کا پیٹ پھاڑ دیا ہے۔

علیہ سجدہ یہ کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کا ذکر

ابن اسحاق نے ہم بن ابی جهم سے اور انھوں نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے عبداللہ بن جعفر کو کہتے سنا ہے کہ:

راوی نے علیہ بہت اپنی ذویب کے احوال اور عورتوں کی ایک جماعت کے ساتھ ان کے مکہ آنے کا ذکر کیا۔ یہ عورتیں حسب عادت ہر سال شیر خوار بچوں کی تلاش میں مکہ آتی تھیں کیونکہ اہل مکہ اپنے بچوں کو دیہات کی عورتوں کے ساتھ بھیج دیا کرتے تھے جو انھیں اجرت پر دودھ پلایا کرتی تھیں تاکہ یہ بچے دیکھیں کہ وہاں میں صحت مند ہو سکیں اور اہل مکہ کے نزدیک بنو سعد کا علاقہ سب سے بہتر علاقہ تھا۔

حضرت علیہ فرماتی ہیں: ہم میں سے کوئی عورت نہیں بنی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے کی پیشکش نہ کی گئی ہو لیکن آپ کے یتیم ہونے کے سبب بھی نے انکار کر دیا، اور اصل ہم لوگ بچے کے باپ سے بھائی (اچھی اجرت) کی خواہش کرتے تھے، لیکن جب مجھے کوئی بچہ نہ ملا تو میں نے انھیں کو لے لیا اور لے کر اپنی سواری کے پاس آئی۔ ان کے لئے میرے سینوں میں دودھ آ گیا، تو انھوں نے دودھ پیا حتیٰ کہ میرا بھونگے اور ان کے (رضائی) بھائی نے بھی پیا، اور وہ بھی میرا بھونگیا، اور میرے شوہر ہماری بوڑھی اونٹنی کے پاس گئے تو دیکھا کہ اس کے قندوں میں دودھ بھر رہا ہے تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ: اے علیہ بخدا مجھے امید ہے کہ تم نے ایک بار بکت ذات کو پلایا ہے۔

فرماتی ہیں کہ: پھر ہم سب اپنے گھر واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت علیہ اپنی

علیہ فرماتی ہیں کہ: یہ سن کر میں اور میرے شوہر دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے ہیں اور ان کا چہرہ چٹا ہو رہا ہے۔ ان کے (رضائی) باپ نے انھیں خود سے لپٹا لیا اور پوچھا، کیا ہوا میرے بیٹے؟ فرمایا: سفید لباس پہنے دو لوگ میرے پاس آئے انھوں نے مجھے لٹا کر میرے پیٹ کو شش کر دیا پھر اس میں سے کوئی چیز نکال کر اسے پھینک دیا پھر میرے پیٹ کو پیلے کی طرح کر دیا۔ ہم دونوں (یہ سن کر) انھیں اپنے ساتھ لے کر (گھر) واپس آ گئے۔ میرے شوہر نے کہا: اے علیہ مجھے ڈر ہے کہ میرے اس بچے کو کوئی اثر ہو گیا ہے، چلو ان کو ان کے گھر والے کے حوالے کر آتے ہیں۔

پھر ہم انھیں لے کر ان کی ماں کے پاس آئے، وہ بولیں: انھیں واپس کیوں لے آئے تم لوگ تو انھیں اپنے پاس رکھنے کے لئے بڑے خواہش مند تھے، ہم نے کہا کہ ان کے ضائع ہونے کے ڈر اور حوادث زمانہ کے خوف سے (ہم انھیں واپس لے آئے ہیں)۔ حضرت آمنہ نے کہا کہ: اصل بات کیا ہے؟ تم دونوں مجھے حقیقت سے مطلع کرو، اور جب انھوں نے بڑا اصرار کیا تو ہم لوگوں نے ان کے عاجزادے کے ساتھ جو کچھ پیش آیا اس سے انھیں باز کر دیا، انھوں نے فرمایا: تم میرے بیٹے کے سلسلے میں شیطان سے ڈر گئے؟ خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، شیطان کو اس تک راہ نہیں ہے۔ میرا یہ بیٹا بڑی شان والا ہے۔ کہو تو میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے کہا ضرور بتائیے، بولیں کہ: جب یہ میرے پیٹ میں آئے تو میرا پیٹ اس قدر ہلکا تھا کہ اتنا ہلکا پیٹ کسی حمل میں نہیں رہا، اور جب یہ میرے پیٹ میں تھے تو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ گویا میرے اندر سے ایک ایسا نور نکلا جس سے شام کے مہلات روشن ہو گئے، اور وقت ولادت یہ (زمین پر) اس طرح آئے کہ کوئی پیدا ہونے والا ایسا نہیں ہوتا ہے۔ یہ اپنے ہاتھوں پر بھروسہ کئے ہوئے تھے، اور اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھائے تھے، جاؤ

انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ (۱)

مسلم شریف میں ہے:

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے بچپن میں) بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ ان کے پاس جبریل (علیہ السلام) آئے اور انہیں پکڑ کر پیچھے کے بل لٹا دیا اور ان کے پیٹ کو شکن کر کے اس میں سے دل کو باہر نکالا پھر اس میں سے جیسے ہوئے خون کا ایک چھوٹا ٹکڑا الگ کیا اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ ہے، پھر آپ کے قلب مبارک کو سونے کے ایک ٹلٹ میں آپ زمرم سے دھویا پھر اسے ملا کر اس کی جگہ پر واپس رکھ دیا۔ بچے دوڑتے ہوئے ان کی ماں یعنی وائی ماں کے پاس آئے اور بولے کہ مجھ کو قتل کر دیا گیا تو لوگ ان کے پاس آئے اور دیکھا کہ ان کا رنگ بدلا ہوا ہے۔“ (۲)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں آپ کے سینے پر اس سلائی کا اثر دیکھا کرتا تھا۔

صحیحین وغیرہ میں حضرت انس، حضرت ابو ذر اور حضرت مالک بن معصود رضی اللہ عنہم سے مروی حدیث اسراء و معراج میں ہے کہ شب معراج میں بھی آپ کے ساتھ شق صدر کا واقعہ پیش آیا۔ اللہ کا ورد و سلام ہوا آپ پر۔ (۳)

مقتصد یہ ہے کہ بنو سعد کی عورتوں کا آپ کو دودھ پلانا خاص طور پر (ان کے لئے) اور عام طور پر (بھی قبیلے کے لئے) اس وقت اور اس کے بعد خیر و برکت کا موجب تھا۔ اور بالخصوص

(۱) سیرت ابن ہشام: ۱۶۲، ۱۶۵، تاریخ طبری: ۱۵۸، ۱۶۰۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب ایمان، باب الاسراء، حدیث رقم: ۳۳۶، مشاعر، باقی مسند النضرین، حدیث رقم: ۱۰۸۳، ۱۲۵۵، ۱۳۹۰، ۱۴۲۳، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۸۵، ۲۵۸۶، ۲۵۸۷، ۲۵۸۸، ۲۵۸۹، ۲۵۹۰، ۲۵۹۱، ۲۵۹۲، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۵۹۵، ۲۵۹۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۵، ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۱۵، ۲۶۱۶، ۲۶۱۷، ۲

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا، چہرہ گول، آنکھیں سیاہ، پلکیں لمبی، رخسار نرم، اور منہ بڑا تھا۔ آپ کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسا چودھویں کا چاند، آپ کی داڑھی خوب گھنی تھی۔ مہربوت آپ کے دونوں کانوں کے درمیان تھی گویا پازیب کا شن ہو، آپ کے دونوں موڑھوں کے درمیان خاصہ فاصلہ تھا جنہیں آپ کے بال چھوا کرتے تھے اور کبھی چھوٹے ہوتے اور نصف کانوں تک پہنچتے۔ پہلے آپ بالوں کو لٹکاتے پھر مانگ نکالتے تھے۔ آپ کے شانوں، بازوؤں اور اوپر سینے پر بال تھے۔ ہاتھ خوب دراز تھے۔ قدم کشادہ تھے ہتھیلیاں وسیع تھیں، انگلیاں سوئی تھیں، پیٹ اور سینہ برابر تھے آپ کے کھلے اعضاء چمکتے تھے اور آپ کے کونوں پر بہت کم گوشت تھا۔ جب چلتے تھے تو گویا اعلان پر اتر رہے ہوں یا جیسے ان کے لئے زمین کو لپیٹ دیا گیا ہو۔

ابو ہریرہ فرماتے ہیں:

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے میں) ہم لوگ جی جان سے کوشش کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال یہ ہوتا کہ آپ کوئی پرواہ کئے بغیر آرام سے چلا کرتے تھے۔ (۱)

(۱) "مروءت شیدا أحسن من النبی ﷺ كان الشمس تحرى في وجهه، و ما رأيت أحدا أسرع في منيه منه كان الأرض تطوى له، إننا لنعهد و إننا لنعهد" میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی، گویا آپ کے چہرہ مبارک میں سورج گردش کر رہا ہو، اور میں نے کسی کو بھی اس قدر آہستہ سے زیادہ جھڑکا نہیں دیکھا گویا سا دامن آپ کے لئے لپیٹ دیا گیا ہو۔

آپ کے لئے لپیٹ دیا گیا ہو۔

معدنہ النبی ﷺ، بعد ہجرت

۳۸۰ھ

اور واقعہ مسلمانوں کو نبی اللہ کی مدد حاصل ہوئی، دشمنوں کی پامالی ہوئی، وہ قیدیوں کی طرح لائے گئے اور ان کی اولادیں گرفتار ہوئیں۔ اور آپ کے صحابہ اس وقت بولے جب کہ (دشمنوں کے) قیدی اور غنیمت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پایہ زنجیر کھڑے تھے۔ حضور کی فیاضی و سخاوت تو ایسی تھی کہ کبھی بھی مانگنے والے سے "نا" نہیں فرمایا۔ اور جو پایا، کبھی جمع نہیں کیا اور ضرورت ہونے پر بھی آپ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: آپ کا اخلاق سراسر قرآن تھا۔ (۱)

بہت سے علماء کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ کتاب اللہ میں جو کچھ کرنے کے لئے کہا گیا ہے آپ وہی کرتے تھے اور جس سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے آپ اس سے دور رہتے تھے۔ جس چیز کی ترقیب دی گئی ہے اس کی طرف سبقت فرماتے تھے اور جس کے بارے میں توقع آتی ہے اس سے سب سے زیادہ دور رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ان بوالفلم وما يسطرون، ما أنت بنعمة ربك بمحتون، وإذ لك لأحرار غير معنون، وإذ لك لعلى خلق عظيم" (القصم: ۳۰) (ن، قسم ہے قلم کی اور جو لکھ رہے ہیں، آپ اپنے رب کی نعمت سے بھنوں نہیں ہو، اور بیشک آپ کے لئے بے حساب اجر ہے، اور بلاشبہ آپ اخلاقی عظیم پر فائز ہیں۔)

بہت سے علماء ملت نے فرمایا ہے کہ اس کا معنی ہے: آپ بہت عظیم دین پر ہیں۔ عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں:

جب اللہ کے رسول مدینہ شریف لائے تو میں بھی ان سے دور دور رہنے والوں میں تھے، لیکن کتاب صلاۃ و السفرین، باب جامع صلاۃ اللیل، بعدیت رقم: ۱۲۳۳۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لباس زیب تن فرماتے تھے جو ستر پوشی کرے۔ آپ قیصر، پادشاہ اور اوئی و یمنی چادر پسند فرماتے تھے کبھی کبھی تبا اور ایسا جبہ زیب تن فرماتے تھے جس کی آستینیں ٹھک ہوتی تھیں۔ شلے دار عمامہ پہنتے تھے جس سے نصف چہرہ بھی ڈھکا جاسکے۔ چادر وہ پسند استعمال فرماتے تھے لباس اور کھانے میں تکلف نہیں فرماتے تھے اور ان میں سے کبھی حلال چیز کو کھراتے نہیں تھے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بڑے بہادر اور کرم گھسری فرماتے والے تھے اور سخاوت میں کوئی آپ جیسا نہیں تھا اور نہ حق کے معاملے میں کوئی آپ سے زیادہ مضبوط دل والا تھا۔ آپ کے صحابہ کہتے ہیں: جب جنگ چیز ہوتی تو ہم حضور کی پناہ لیا کرتے تھے۔ (۱)

یوم حنین جب صحابہ کرام ہچکڑ گئے اور پیچھے ہٹ گئے، صرف سو کے قریب لوگ رہ گئے، دشمن ہزاروں کی تعداد میں تھے، تیر و تلواریں خوب تیاری کے ساتھ تھے، لیکن ہائیں ہمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فخر و دشمنوں کے رو برو لے جاتے اور اپنے نام کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے:

أنا النبي لا كذب، أنا ابن عبد المطلب
اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی ذات پر پورا بھروسہ تھا، اس کی مدد و نصرت اور اس کے وعدے کی تکمیل کا اور کھڑے حق کی سر بلندی کا پورا یقین تھا۔

(۱) ۱۲۴ھ میں سند سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ: "کذا كان يوم بدر أفضنا المشركين رسول الله ﷺ، وكان أشد الناس بأسا" بدر کے دن ہم مشرکین سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیا کرتے تھے۔ اور آپ سب سے زیادہ قوی تھے۔ دیکھئے: سند احمد، مسند العشر، ج ۱، ص ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲

واصفی من ولد اسماعیل کنانہ واصطفی من کنانہ قریش واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفی من بنی ہاشم " اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد سے اسماعیل (علیہ السلام) کو چنا، بنو اسماعیل سے بنو کنانہ کو منتخب کیا، بنو کنانہ سے قریش کا انتخاب کیا، قریش سے بنو ہاشم کو چنا، اور مجھ کو بنو ہاشم میں سے منتخب فرمایا۔ (۱)

حاکم نے اپنی مستدرک میں ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کی تخلیق کی اور ان میں سے سب سے بلند آسمان کو منتخب کیا اور پھر اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا اس میں آباد کیا، پھر تمام مخلوقات کی تخلیق کی اور اپنی مخلوق میں سے بنو آدم کو اختیار کیا اور بنو آدم میں سے عرب کو، عرب میں معرکہ میں قریش کو، قریش میں بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے پسند کیا۔ لہذا میں انتخابوں کا انتخاب ہوں، تو جس نے عرب سے محبت کی اس نے گویا میری محبت کے سبب ان سے محبت کی، اور جس نے عرب سے نفرت کی تو اس نے مجھ سے بغض کے سبب ان سے نفرت کی۔

حاکم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مجھ سے جبریل نے کہا: میں نے زمین کے شرق و مغرب کو اٹ ڈالا لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے افضل کسی کو نہیں پایا اور میں نے زمین، شرق و مغرب کو کھنڈال ڈالا لیکن بنی ہاشم سے افضل کسی نسل کو نہیں پایا۔

حافظ تہذیبی فرماتے ہیں کہ: واھلہ بن الامتہ کی گزشتہ حدیث ان روایات کی شاہد ہے۔

(۱) سنن امام ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل النبی ﷺ، حدیث رقم: ۳۵۳۸، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ، حدیث رقم: ۳۲۲۱۔ مزید دیکھئے: الا حسان ترمذی، صحیح ابن

حسان، ۸: ۸۱۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب جو اپنی قوم کے دین پر رہتے ہوئے بھی آپ کا دفاع اور آپ کی حمایت کرتے تھے، ابن اسحاق نے ان کے جو (نعتیہ) اشعار ذکر کئے ہیں انہیں میں سے ہے۔

إذا اجتمعت یوما قریش لعقصر ☆ فعبد مناف مرہا وصعبہا
فان حصلت أشراف عبدمنافہا ☆ ففی ہاشم أشرافہا وقطبہا
وإن فحرت یوما فان محمداً ☆ ہو المصطفیٰ من مرہا وکریمہا
(یعنی اگر قریش کے لوگ غزوہ شرف کے لئے اکٹھا ہوں تو بنو عبد مناف پر فخر کریں، اس لئے کہ وہی قریش کا جوہر اور اس اصل ہیں، اور اگر بنو عبد مناف میں دیکھیں تو ان کے سب اشراف و بزرگ بنو ہاشم میں ہیں۔ اور اگر بنو ہاشم بھی فخر کریں تو اس کے لئے محمد (ﷺ) کی ذات ہے، وہ بنو ہاشم میں منتخب، ان کی صفات کا نمونہ اور ان میں بزرگ ترین ہیں۔)
عباس بن عبدالمطلب کہتے ہیں اور ایک روایت میں ان کے بجائے عباس ابن مرداس صلی کا نام ہے:

من قبلہا طبت فی الظلال و فی ☆ مستودع حیث یخفف الرق
ثم هیطت البلاد لا بشر أنس ☆ ————— و لا مضغہ ولا علق
بل نطفة نرکب السفین وقد ☆ الحیم نسرار اہلہ الفرق
حتى احتوی بطنک المہین من ☆ عصف علیاء تحنہا العلق
و أنت لما ولدت أشرقت الـ ☆ ارض وضاءت بنورک الألق
فتخص فی ذلک العباء و فی الـ ☆ نور و سبل الرشید نحترق

☆☆☆☆